OPEN ACCESS
Al-Tansheet
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2959-4367
ISSN (online): 2959-1473
www.altansheet.com

Al-Tansheet
Vol.:3, Issue: 1, Jan -June 2024 PP: 49-60

معجزات سے متعلق شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کے نظریہ کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of Shah Waliullah's Opinion Regarding Miracles

Published: 25-06-2024
Accepted: 12-06-2024
Received: 05-05-2024

Abdul Wahid
M.Phil Scholar, Department of Islamic & Religious Studies,
Hazara University Mansehra
Email: abdulwahidislamiyat@gmail.com

Hassan Daoud
M.Phil Scholar, Department of Islamic & Religious Studies,
Hazara University Mansehra
Email: hassandaoud606@gmail.com

Mushtaq ur Rehman
M.Phil Scholar, Department of Islamic & Religious Studies,
Hazara University Mansehra
Email: mushtaqurreman1984@gmail.com

Abstract

The Quran emphasizes the role of prophets as divinely sent guides for humanity. These prophets performed miracles, events that transcend human understanding, to strengthen belief in Allah's power. These miracles existed alongside the natural laws established by Allah, demonstrating no contradiction between Allah's word and actions. The Quran even encourages contemplation of these natural laws, highlighting the Creator's design in the universe's integrated system. Scholars have delved into explaining miracles. Shah Waliullah, a prominent Islamic scholar, sheds light on this concept. He acknowledges that even seemingly supernatural events have natural causes, although these causes may be uncommon. In his view, these rare causes underlie miracles, serving as instruments for fulfilling Allah's decree. Finally, Allah's arrangement of earthly causes ensures that miracles remain exceptional. The natural order, with its system of cause and effect, reflects divine wisdom. This ensures miracles maintain their power to inspire faith without disrupting the established laws governing the universe.

Keywords: *Miracles.Shah Waliullah, Natural causes, Cause and effect, Divine wisdom.*

CC BY

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی تمام مخلوقات میں اشرف المخلوقات قرار دیا ہے اور اسے ہدایت دینے اور دونوں جہاں میں کامیابی کے لیے راہ بھی متعین کر دی ہے۔ اس مقصد کے لیے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام مبعوث فرمائے جن کو اتمام حجت کے لیے کچھ ایسی صفات و واقعات کے ساتھ بھیجا جو معجزات کہلاتے ہیں ۔جو کہ انسانیت کی سوچ سے بھی بالا تر ہیں اور عام حالات میں اس کی دسترس سے باہر ہونے کے سبب ان کی توجیہ اور تحلیل اور اسباب و عمل سے انسانی عقل عاجز اور بے بس ہو جاتی ہے۔ قانون شریعت اور قانون فطرت دونوں ایک ساتھ ملے ہوئے ہیں اور ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ یعنی کہ اللہ تعالی کے قول اور فعل میں کوئی کشمکش نہیں۔ کائنات کے سارے قوانین خالقِ کائنات کے تخلیق کردہ ہیں۔ اسی ذات نے انسان کو سوچنے سمجھنے اور فکر و تدبر کی صلاحیت دی ہے تاکہ اس کے ذریعے قوانین فطرت کو تلاش کر کے ساری انسانیت کے بھلے کے لیے استعمال کرے۔ یہی تو وجہ ہے کہ قران مجید میں کائنات میں بکھرے رازوں اور قوانینِ فطرت پر غور و فکر کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے تاکہ خالق کائنات کی تخلیق پر غور و فکر کر کے اس بات کو عیاں کریں کہ اللہ تعالی نے ہر نظام کو ایک مربوط ترتیب میں پرویا ہوا ہے ،جو کہ اپنا دائرہ کار میں انسانیت کی خدمت کے لیے کوشاں ہیں۔ معجزات کے ذریعے بھی اللہ تعالی یہ بات دنیا والوں کو بتانا چاہتا ہے کہ جس طرح یہ ایک مربوط نظام اللہ تعالی کی قدرت کا حصہ ہے اسی طرح عام مشاہدے اور حالات وہ عادات سے ہٹ کر ایسے واقعات کو ظہور میں لا سکتا ہے جس سے اسی کی قدرت پر نہ صرف کامل یقین ہو جائے بلکہ ان معجزات سے انکار کا کوئی راستہ ہی نہ بچے۔

یوں تو معجزات کے بارے میں ہر زمانے میں ہر جید و مستند عالم نے اپنی استطاعت ، ذوق اور علم کے مطابق روشنی ڈالی ہے اور حتی الوسع اس کی وضاحت فرمائی ہے۔ مگر شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اس پر جو کام کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک جو بھی خلاف فطرت اور خوارقِ عادات واقعات رونما ہوتے ہیں ان کے اپنے طبی اسباب ہوتے ہیں۔ یہ اسباب ہوتے تو نادر الوجود ہیں مگر اپنے اندر ایک پورا مربوط نظام رکھتے ہیں۔ شاہ صاحبؒ کے نزدیک اللہ تعالیٰ جب کسی امر کے معاملے میں خلاف عادت و خرق عادت کا اظہار فرماتا ہے تو یہ خرق عادت و خلاف عادت کسی عادت ہی کے ضمن میں واقع ہوتا ہے۔ خواہ وہ عادت ضعیف ہو یا متروک فی العرف ہو۔ خرق عادت کے اسباب بے شک خفیف و ضعیف ہوں مگر یہ اللہ تعالیٰ کی قضا کے نفاذ کے لیے ہی وجود میں آتے ہیں ۔ اور قدرت کی طرف سے جو اسباب ارضی کا اہتمام ہوتا ہے وہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ خرق عادت اور خلاف عادت عام نہ ہو جا ئے ۔ دوسرے الفاظ میں علت و معلول اور سبب ومسبب کے نظام میں امور طبیعیہ کا ہونا حکمت الہی کا نہ صرف تقاضا ہے بلکہ اپنے اندر حکمت کا ایک پورا جہاں آباد کیے ہوتے ہیں۔

معجزہ کی وضاحت

معجزہ کا لفظ" عجز" سے ہے اس کا مادہ ہے ع۔ ج۔ ز۔

عجزاً ومعجزة ومعجزة و معجزا و معجزاً والمعجزة[1]

یہ ضرب ، سمع ، نصر اور کرم کے ابواب سے آتا ہے۔[2] لفظ " عجز" دراصل "القدرۃ" کی ضد میں شمار ہوتا ہے۔ یعنی جب انسان کسی کام کو کرنے سے قاصر ہوجائے اور اس کے لئے خود کو عاجز تصور کرے۔ قرآن کریم میں وارد ہے:

أَعَجَزْتُ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ هَذَا الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي فَأَصْبَحَ مِنَ النَّادِمِينَ[3]

ترجمہ: "میں اس امر سے بھی قاصر رہا کہ اس کوے کی طرح اپنے بھائی کے مردہ جسم کو چھپا سکتا۔"

لفظ " معجزہ" عجز سے ہے۔ جس کا مطلب ہے عاجز ہونا یا بے بس ہونا۔ اصطلاحی معنوں میں معجزہ سے مراد کسی نبی یا پیغمبر کا وہ کام کر دکھانا جو انسانی طاقت سے یکسر دور ہو۔ " معجزہ دکھانا" سے مراد ہوگا کہ کوئی انوکھی بات کر دکھانا یا کرشمہ دکھانا۔" معجزہ ہونا" سے مطلب ہے کوئی انوکھی بات جو قانون قدرت کے خلاف ہو وجود میں آنا یا انتہائی تعجب خیز بات کا ظہور میں آنا۔" معجزات " معجزہ کی جمع ہے۔[4] محمود احمد ظفر لکھتے ہیں کہ:

> "قدرت اور عادت دونوں الگ الگ ہیں۔ اسباب سے مسبب پیدا کرنا تو اللہ تعالیٰ کی عادت ہے اور بلا سبب کے مسبب بنا دینا قدرت کا کام بھی ہے۔ اسباب اور علل کا سارا سلسلہ قدرت کا تخلیق شدہ ہے نہ کہ قدرت اسباب و علل سے بنائی ہوئی ہے۔ اس لیے قدرت تو اسباب و علل پر حاکم و غالب ہوگی اور اسباب و علل (معاذ اللہ) قدرت کے پاؤں میں زنجیر ڈال ہی نہیں سکتے "۔ [5]

معجزہ سے مراد وہ کام یا امر جو خلاف عادت ہونے کے ساتھ ساتھ قانون قدرت کے بر خلاف بھی ہو یعنی کوئی کام اپنے اسباب عادیہ کے بغیر ہی کسی شخص سے دعوی نبوت کے بعد سرزد ہو تو اسے خارق عادت یا معجزہ کہا جاتا ہے۔ پھر یہ خرقِ عادت اور خلافِ عادت اگر مدعی نبوت سے ظاہر ہو تو اس کو معجزہ کہیں گے کہ مخالف کو اس کے مثل کام کرنے سے عاجز و بے بس کر دیتا ہے۔ برابر ہے کہ نبی و رسول سے یہ معجزہ ایک معمولی طور سے صادر ہو۔ اگر یہ خارق عادت کسی نبی ورسول کے ماننے والے سے صادر ہو اور اگر وہ ولی بھی ہے تو اس کو کرامت کہیں گے۔ اور اگر خلاف عادت جس سے سرزد ہو وہ غیر ولی ہو لیکن مومن اور صالح ہو تو اس کو " معاونت " کہیں گے۔ اور جو نبی سے قبل نبوت سرزد ہو تو اس کو "ارہاص" کا نام دیا جائے گا۔ اور اگر یہ کسی کافر یا فاسق و فاجر شخص سے صادر ہو تو اس کو "استدراج " کا نام دیا جائے گا۔[6] حفظ الرحمٰن سیوہاری تحریر فرماتے ہیں:

> "معجزہ در حقیقت نبی کا اپنا عمل نہیں ہوتا بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کا فعل ہے جو نبی کے ہاتھوں سے سرزد ہوتا ہے اور معجزہ کہلاتا ہے۔ یہ اس لئے کہ نبی ورسول بھی ایک انسان اور بشر ہی ہے اور کسی انسان کی قدرت میں یہ ہے ہی نہیں کہ وہ اللہ تعالی کے قوانین عام و خاص میں دخل اندازی یا در اندازی کرے۔ یہ تو خدا ہی کی مرضی پر منحصر ہے کہ اگر وہ چاہے اور مناسب حال اور تقاضائے وقت سمجھے تو نبی

ورسول کے لئے بھی اس کا اظہار ناممکن اور محال کربنادے"۔[7]

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں ظہور پذیر ہونے والے تمام امور کو اسباب و علل کے ساتھ جوڑ کے ایک مربوط نظام میں رکھا ہے۔ کائناتِ ارضی و سماوی میں کوئی بھی امر بغیر کسی سبب کے عمل میں نہیں آتا اور اس کو قانون فطرت کہتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات اللہ تعالی اپنے بندوں پر اپنی قدرت کاملہ کے اظہار کے لئے اپنے اس فطری قانون میں تبدیلی پیدا فرماتا ہے۔ اور اللہ کے مخصوص بندوں یعنی انبیاء کرام کے ذریعے اس خرق عادت امور کا ظہور ہوتا ہے جو " معجزہ" کہتے ہیں۔

قوانینِ قدرت کی اقسام :

قدرت کے قوانین کو عام طور پر دو اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(1) عاتِ عام(۲)عاتِ خاص

(1) عاتِ عام :

عادت عام سے مراد قدرت کے وہ قوانین ہوتے ہیں جو ایک دوسرے کے ساتھ اسباب ومسببات کی کڑی میں جکڑے ہوتے ہیں۔مثال کے طور جیسے پانی پیاس بجھاتا ہے۔آگ جلاتی ہے۔

(2) عاتِ خاص:

عاتِ خاص سے مراد یہ ہے کہ اسباب ومسببات میں تعلق و علاقہ پیدا کرنے والے خالق کائنات نے سبب اور مسبب کے درمیانی تعلق کو کسی خاص مقصد و مصلحت کے تحت ایک دوسرے سے جدا کر دیا ہو۔ یا پھر بغیر سبب و مسبب کے وجود عطا کر دیا ہو۔ مثلاً آگ میں جلنے کے اسباب موجود ہونے کے باوجود کسی جسم کو نہ جلانا ۔ دو آدموں کے کھانے سے ایک جماعت کا جی بھر کر کھانا کھانا اور پھر بھی اصل مقدار کا بچ جانا ۔

عاتِ خاص کی وضاحت:

چونکہ ایسی باتیں قانون فطرت کے خلاف ہیں اورعام نگا ہوں میں ایسے واقعات رونما پذیر ہوں تو یہ کہاجاتا ہے کہ یہ قانون قدرت یا اللہ تعالی کی عادت کے خلاف ہیں۔ حقیقت میں ایسا نہیں کرنا ۔ عادت خاص ظاہری طور پر تو عادت عام کے خلاف نظر آتی ہے مگر یہ بھی قانون فطرت کی ہی ایک کڑی ہوتی ہے۔جوکسی خاص مقصد کی تکمیل کے لیے ظہور پزیر ہوتی ہے۔ اور عموما مقصد یہ ہوتا ہے کہ اُس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے رسول اور پیغمبر کی صداقت وحقانیت کی بھی تصدیق کرتا ہے اور اس کے جھٹلانے والوں کو یہ باور بھی کراتا ہے کہ اگر یہ اپنے دعوی میں سچا نہ ہوتا تو کبھی بھی قدرت الٰہی کی طرف نصرت و تائید شامل حال نہ ہوتی ۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی ورسول کا یہ فعل اپنا نہیں ہوتا جبکہ خدا کا فعل ہوتا ہے۔جو نبی کی صداقت کی دلیل کے لیے صادر ہوتا ہے۔

معجزہ کی اہمیت:

قرآن کریم میں کافی معجزات کا ذکر ہے۔ درج ذیل میں ان میں سے چند یہ ہیں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے معجزات کے بارے میں وارد ہوا ہے۔

وَلِسَلَيْمٰنَ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهِ إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَرَكْنَا فِيهَا [8]

"اور (ہم نے) تیز ہوا سلیمانؑ کے تابع کردی جو کہ ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جسے ہم نے برکت عطا کی تھی۔"

حضرت عیسی علیہ السلام کے بارے میں مذکور ہے۔

أَنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِفَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًابِإِذْنِ اللّٰهِ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِ الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللّٰهِ [9]

"(حضرت عیسیؑ نے فرمایا) میں تمہارے سامنے مٹی کی مورت میں بشکل پرندہ بناتا ہوں۔ پھر اس میں پھونک مارتا ہوں، تو وہ خدا کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے، اور اندھے اور ابرص کے مرض کو تندرست کردیتا ہوں اور خدا کے حکم سے مردے میں جان ڈال دیتا ہوں۔"

حضرت داؤد علیہ السلام کے معجزات کا یوں تذکرہ ہے۔

وَسَخَّرْنَا مَعَ دَاوُودَالْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَالطَّيْرَ وَكُنَّا فَاعِلِينَ [10]

اور داؤدؑ کے ساتھ ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو مسخر کیا کہ وہ ان کے ہمراہ تسبیح کریں اور یہ تسخیر ہم ہی کرنے والے تھے۔

موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں وارد ہے:

وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ [11]

اور پھر جب موسیٰؑ نے اپنی قوم کے لیے پانی طلب کیا تھا، اور ہم نے حکم دیا تھا اپنی لاٹھی سے پہاڑ کی چٹان پر ضرب لگاؤ، چنانچہ بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے اپنے اپنے پانی لینے کی جگہ معلوم کرلی، کھاؤ پیو خدا کے رزق سے فائدہ اٹھاؤ اور اس سرزمین میں جھگڑا فساد نہ کرو۔

نبی کریم ﷺ کے کئی مشہور معجزات ہیں ان میں ایک شق صدر بھی ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں:

"أن رسول الله ﷺ، أتاه جبريل عليه السلام وهو يلعب مع الغلمان، فأخذه فصرعه، فشق عن قلبه، فاستخرج القلب، فاستخرج منه علقة، فقال: هذا حظ الشيطان منك، ثم غسله في طست من ذهب بماء زمزم، ثم لأمه، ثم أعاده في مكانه. وجاء الغلمان يسعون إلى أمه يعني ظئره فقالوا: إن محمدًا قد قُتل، فاستقبلوه وهو منتقع اللون" [12]

" جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے تورسول اللہ ﷺ بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے ۔کہ انھوں نے آپ کو پکڑ لیا زمین پر لٹا دیا ،پھر سینہ چاک کیا اور دل کو باہر نکالا اور دل میں ایک سیاہ لو تھڑا تھا اس کو باہر نکالا اور کہا "یہ شیطان کا حصہ ہے"۔ پھر قلب مبارک کو ایک سونے کے طشت میں رکھ کر زمزم کے پانی سے دھویا ،پھر اسے سی دیا ،اور اس کو اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ وہ لڑکے جو حضور ﷺ کے ساتھ کھیل رہے تھے وہ دوڑتے ہوئے حضرت حلیمہؓ کے پاس آئے اور آکر بتایا کہ محمد ﷺ کو قتل کر دیا گیا۔ وہ سارے بھاگتے ہوئے پہنچے دیکھا کہ حضور ﷺ کھڑے ہیں اور چہرے کا رنگ زردی مائل ہے۔"

تفسیر المنار میں شیخ محمد عبدہ یوں رقمطراز ہیں:

" ان اللہ یخلقھا، بغیر سبب، لتدل علی ان السنن والنوامیس لا تحکم علی واضعھا، و مدبرھا ، و انما ھوالحاکم المتصرف بھا"[13]

"اللہ تعالیٰ اسے تخلیق کرتا ہے،بغیر کسی سبب کے،تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ طبعی قوانین اس کے محکوم ہیں وہ ان کا محکوم نہیں،اور وہ جس طرح چاہے ان کو متصرف کرسکتا ہے۔"

معجزہ نبوت کی دلیل ہے۔ اس میں تائید ربانی کا ثبوت ہے۔ مگر اس کے باوجود معجزہ کا ظاہر ہونا ضروری نہیں کہ اس سے انبیاء کرامؑ کی حقانیت ثابت ہو اور ان کی دعوت پر ایمان لانے کے لئے ظہور پذیر ہو۔چونکہ حق اس بات کا محتاج نہیں کہ ہر دم معجزات کا ثبوت ہی ہوتا رہے۔ مولانا رومؒ کو اس امر کا ادراک ہوا تو ہوں گویا ہوئے:

در دل ہر کس کہ از دانش مزہ است روئے و آواز پیمبر معجزہ است[14]

ترجمہ : " تصدیقِ نبوت کے لئے معجزہ شرط نہیں ہے۔جس کے قلب میں ایمان کی لذت ہوتی ہے اور ذوق ہوتا ہے تو پیغمبر کا جلوہ اس کے لیے معجزہ ہوتا ہے"۔

امام غزالیؒ معجزہ کی وضاحت یوں کرتے ہیں:

"لم اظھر و المعجزات القاطعة ،واتو بالآیات القامعة، ولم یترکوا نوعا من خرق العوائد التي لا یقدرعلیھا المخلوق ابدا الا عن میت و ابراء الاکمه والأبرص وفلق البحر-"[15]

" لاتعداد خرقِ عادات و واقعات اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے صادر فرمائے ،جن پہ اب تک مخلوق قاصر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردوں کا زندہ کرنا،اور برص کے مریضوں کو ٹھیک کر دینا،اور سمندر میں خشکی کا راستہ بناڈالنا۔"

معجزات کی اقسام:

مختلف علماء کرام نے اپنے علمی تبحر کے لحاظ سے معجزات کو مختلف اقسام میں تبدیل کیا ہے۔ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے معجزہ کو دو اقسام میں ترتیب دیا ہے۔

معجزاتِ عملیہ　　　　معجزاتِ علمیہ

معجزاتِ عملیہ

معجزہ عملی سے مراد وہ معجزہ ہے جس میں نبی یا رسول کے ہاتھ سے ایسا امر، عمل اور فعل ظہور میں آئے کہ اس جیسا کام کرنے سے ساری مخلوق عاجز و بے بس ہو جائے۔

معجزاتِ علمیہ

اس سے مراد وہ معجزہ ہے جس میں نبی یا رسول سے ایسے علوم و معارف ظاہر ہوں کہ تمام مخلوق ان جیسا لانے اور ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز و بے بس ہو جائے۔[16]

حکیم محمود احمد ظفر کے ہاں بھی معجزات کی دو اقسام ہیں:

بغرضِ تحدی معجزات　　　　اظہارِ صداقت معجزات

بغرضِ تحدی معجزات

اس سے مراد وہ معجزات ہیں جو بغرض تحدی عطا کیے جاتے ہیں۔ یعنی ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے سامنے انکے مقابلے میں پیش کر کے ان کو عاجز و بے بس کر دیا جائے تاکہ اس کی حقانیت ان لوگوں پر واضح ہو اور وہ ایمان لے آئیں۔

اظہارِ صداقت معجزات

دوسری قسم کے وہ معجزات ہیں جو بغرض تحدی تو نہیں ہوتے، یعنی نہ تو نبی ورسول کی صداقت کے اظہار کے لیے ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی مقابلہ کی غرض کے لیے ہوتے ہیں، بلکہ نبی ورسول کی صداقت وحقانیت کی تائید کے لیے ہوتے ہیں۔[17]

شبلی نعمانیؒ نے تو معجزات کی چار اقسام بیان کی ہیں۔

نفسِ واقعہ کا خالق عادت ہونا　　　　نفسِ واقعہ کا فرقِ عادت ہونا

نفسِ واقعہ کا اظہار خلافِ عادت ہونا　　　　نفسِ واقعہ کا علم قبل از وقت ہونا

نفسِ واقعہ کا خالق عادت ہونا

کبھی کبھی نفس واقعہ خالق عادت بن جاتا ہے۔ جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا، عصا کا سانپ بن جانا، مردہ کو زندہ کرنا، انگلیوں سے چشمہ کا ابلنا وغیرہ۔

نفسِ واقعہ کا فرقِ عادت ہونا

بعض اوقات نفسِ واقعہ خلاف عادت تو نہیں ہوتا مگر اس کا خاص وقت پر ظہور پذیر ہونا فرق عادت بن جاتا ہے۔ مثلاً زلزلہ آنا، کفار کا باوجود کثرت تعداد کے بے یارومددگار اہل حق سے خوف کھا جانا، آندھی آنا، طوفان آنا،

وغیرہ ۔

نفس واقعہ کا اظہار خلافِ عادت ہونا

کچھ یوں بھی ہوتا ہے کہ نفس واقعہ اور اس کے اظہار کا وقت خاص تو عادات جاریہ کے خلاف نہیں ہوتا، مگر اس کے ظہور کا طریقہ خلاف عادت ہوتا ہے۔مثلا انبیاء کی دعاؤں سے آفتوں کا ٹل جانا،پانی کا برسنا وغیرہ۔

نفس واقعہ کا علم قبل از وقت ہونا

کبھی ہوتا یوں ہے کہ نہ تو واقعہ خارق عادت ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا طریقہ ظہور خارق عادت ہوتا ہے بلکہ اس کا قبل از وقت علم خارق عادت ہوتا ہے۔ مثلاً انبیاء کی پیشین گوئیاں ۔ عہد رسالت میں ایک دفعہ بہت زور سے آندھی چلی آپ ﷺ مدینہ منورہ سے باہر تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ آندھی ایک منافق کی موت کے لئے چلی ہے۔ چنانچہ جب لوگ مدینہ پہنچے تو انھیں معلوم ہوا کہ مدینہ میں ایک منافق اس آندھی سے مر گیا۔اب اس معجزہ میں نہ تو آندھی کا چلنا خرق عادت ہے،اور نہ ہی آدمی کا آندھی سے مر جانا خلاف اسباب ہے، بلکہ صرف واقعہ کا قبل از وقت علم خرقِ عادت وخلافِ عادت ہے۔[18]

شاہ ولی اللہؒ کے افکار و نظریات

امام شاہ ولی اللہؒ نے معجزات کے موضوع پر بہت ہی اچھے انداز میں روشنی ڈالی ہے ۔ان کی وضاحت بعد میں آنے والوں کے لیے مشعلِ راہ ثابت ہوئی۔شاہ صاحب کے افکار و نظریات میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

لاتعداد معجزات

" سرور المحزون" میں شاہ صاحبؒ نے نبی کریم ﷺ کے تقریباً پچپن معجزات ذکر کیے ہیں، اور ان کو ذکر کرنے کے بعد آخر میں یہ جملہ لکھا ہے :

"معجزات آنحضرت ﷺ از ان زیادہ تر اند کہ کتابی احاطہ آن کند یا دفتری جمع نماید"[19]

"آپ ﷺ کے معجزات اس قدر ہیں کہ کسی کتاب میں سما ہی نہیں سکتے"۔

قرآن سب سے بڑا معجزہ

شاہ صاحب قرآن مجید کو سب سے بڑا معجزہ قرار دیتے ہیں، چنانچہ وہ فرماتے ہیں :

" از جملہ معجزات آنحضرت ﷺ قرآن است- و او بزرگ ترین معجزهاست، هیچ بشرے مثل یک سوره از آن نتواند"[20]

"آپ ﷺ کے معجزات میں سے سب سے بڑا معجزہ قرآن مجید ہے۔ کوئی شخص بھی قرآن کی ایک سورت جیسی کوئی سورت نہیں لا سکتا"۔

عالم مثال

ان کے نزدیک عالم موجودات میں ایک اور عالم بھی ہے جو مادی اور عنصری نہیں ہے اسے وہ عالم مثال کہتے ہیں۔عالم

محسوسات میں چیزیں پہلے عالم مثال سے ہو کر آتی ہیں۔ وہ کہتے ہیں جو اشیاء بھی اس عالم محسوسات میں وجود میں آنے والی ہیں پہلے ان کا اظہار اس عالم مثال میں ہی ہوتا ہے۔[21] اسی وجہ سے تمام معجزات اور خرق عادت افعال کو انہوں نے اسی عالم مثال میں شمار کیا ہے۔

عالم موالید کی ترتیب

شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک تعالی کی ایک صفت عالم موالید کی تدبیر کرنا ہے۔ وہ حجۃ اللہ البالغہ "میں رقمطراز ہیں:

"مرجعه إلى تصبير حوادثها موافقه للنظام الذي ترتضيه حكمته مفضية إلى المصلحة التي اقتضاها جوده كا أن ابراهيم صلوات الله عليه الفي في الدار فجعله الله برد أو سلاماً ليبقى حيا"[22]

"اس تدبیر کی صورتِ حال یہ ہے کہ تمام موالید میں جو بھی چیزیں حادث ہوتی ہیں وہ سب ایک ایسے انتظام کے مطابق ہوں جو اس کے علم و حکمت میں پسندیدہ ہو اور سب سے وہ مصلحت حاصل ہو جو فیض الٰہی کا تقاضا ہے۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ کو جب آگ میں پھینکا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ رکھنے کے لیے آگ کو ٹھنڈا بھی کیا اور باعث سلامتی بھی بنایا"۔

اسبابِ معجزات از ماوراء عقل

شاہ ولی اللہؒ یہ تسلیم کرتے ہیں کہا اگرچہ معجزہ بظاہر عقل سے بالا تر ہوتا ہے لیکن اس میں بھی اسباب کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں کہ ہماری عقل و فہم کی رسائی بھی ان اسباب تک ہو۔ تبھی تحریر فرماتے ہیں :

"الترجيح، يكون تارة بحال الأسباب أيها اقوى، وتارة بحال الآثار المرتبة أيها انفع"[23]

"ہمارا علم یہ معلوم کرنے کے لیے کفایت نہیں کرتا کہ ہم ان سب اسباب کا احاطہ کر سکیں، اور معلوم کر سکیں کہ ان میں سے کون سا سبب زیادہ اقوی ہے اور کون سا زیادہ نفع مند"۔

معجزات میں اسباب ختم نہیں ہوتے

ان کی رائے یہ ہے کہ معجزات و خوارق میں اسباب و علل بالکل ختم نہیں کیے جاتے، بلکہ ان میں اسباب کا دائرہ کسی نہ کسی صورت میں موجود رہتا ہے۔ چنانچہ وہ حضرت ابراہیمؑ کے لیے نمرود کی آگ کے سرد ہونے کی توجیہ آگ کے مادہ پر طبقہ زمہریر یہ کے اچانک آنے والی ٹھنڈک سے دیتے ہیں جو ہوا کے ذریعے ڈالی گئی، جس سے آگ کے جلنے کی خاصیت بدل گئی۔[24]

وہ فرعون کی غرقابی کا سبب بھی ایک اور طاقت ور آگ کو ہی قرار دیتے ہیں جس نے دریا کو دو حصوں میں تقسیم کر کے اس کے بعض حصے کو خشک کر دیا۔[25]

نتائج البحث:

1. بعض اوقات معجزات کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ اپنے مخصوص بندوں کی حقانیت کی دلیل کے لیے قانونِ فطرت میں تبدیلی کی جائے۔

2. اصل میں معجزہ اللہ تعالیٰ کا ہی فعل ہے جو اس کے مخصوص بندوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ نبی و رسول کا اپنا فعل نہیں ہوتا۔
3. اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام سے جو معجزات صادر فرمائے ہیں ان کے سامنے مخلوق آج تک عاجز و بے بس ہے۔
4. معجزہ کی کوئی بھی قسم ہو یہ سب انبیاء و رسل کا ہی خاصہ ہیں۔
5. شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک معجزات کی تعداد بے شمار ہے۔
6. شاہ ولی اللہؒ نے معجزات کو عالم مثال کے ساتھ محسوب کیا ہے۔
7. شاہ ولی اللہؒ کی رائے یہ ہے کہ معجزات سے اسباب بالکل ختم نہیں ہوتے۔
8. شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک معجزات کے اسباب عقل و فہم سے ماوراء ہوتے ہیں۔
9. شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک معجزات کے اسباب بھی لاتعداد ہیں۔
10. شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک دنیا میں جو خوارقِ عادت وہ واقعات رونما ہوتے ہیں تو ان کے بھی اپنے طبی اسباب ہوتے ہیں ۔وہ اسباب نادر الوجود ہوا کرتے ہیں۔
11. شاہ صاحب کے الفاظ میں اللہ تعالی جب کسی تدبیر کے معاملے خرقِ عادت کا اظہار کرتا ہے ۔تو یہ خرق عادت کسی نہ کسی عادت ہی کے ضمن میں ظہور پذیر ہوتا ہے ۔خواہ وہ عادت ضعیف ہی ہو ۔
12. شاہ ولی اللہؒ کے ہاں خرقِ عادت کے ضعیف اسباب ہوتے ہیں اور یہ خوارق گویا اللہ تعالی کی قضا کے نفاذ ہی کے لیے وجود میں آتے ہیں۔
13. اللہ تعالی کی طرف سے اسباب ارضی کا جو اہتمام کیا جاتا ہے تو وہ اس لیے کہ خرق عادت عام نہ ہو جائے یعنی سبب اور مسبب اور علت و معلول کے نظام میں طبیعی کا ہونا خود حکمت الٰہی کا تقاضا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

1 الجوہری ، اسماعیل بن حماد، الصحاح تاج اللغہ و صحاح العربیۃ، دار العلم للملا یین ، بیروت، ج ۳، ص ۸۸۳

Al-Jawhari, Ismail bin Hammad, Al-Sihah Taj al-Lughah wa Sihah al-Arabiyyah, Dar al-Ilm lil-Malayin, Beirut, Vol 3, P: 883

2 الفیروز آبادی، محمد بن یعقوب، القاموس المحیط، دار الحدیث، قاہرہ، ۲۰۰۸، ص ۱۰۵۴

Al-Firuzabadi, Muhammad bin Ya'qub, Al-Qamus al-Muhit, Dar al-Hadith, Cairo, 2008, P: 1054

3 سورۃ المائدہ، آیت: ۳۱

Surah Al-Ma'idah, Ayah: 31

4ابن منظور، لسان العرب، دار صادر، بیروت، ج1 ۳، ص ۲۸۱۷

Ibn Manzur, Lisan al-Arab, Dar Sadir, Beirut, Vol 13, P: 2817

5محمود احمد ظفر، معجزات نبوی المکتبۃ الاشرفیہ، لاہور، ۲۰۰۴، ص ۴۴

Mahmood Ahmad Zafar, Mu'jizat Nabawi, Al-Maktabah al-Ashrafiyyah, Lahore, 2004, P: 44

6دہلوی، عبد الحق حقانی، تفسیر حقانی (مقدمہ)، دار الاشاعت، دہلی، ۱۳۵۷ ھ، ج ۱، ص ۵

Dehlavi, Abdul Haq Haqqani, Tafsir Haqqani (Muqaddimah), Dar al-Isha'at, Delhi, 1357 AH, Vol 1, P: 5

7سیوہاری، حفظ الرحمٰن، قصص القرآن، ج۱، ص ۱۳۱

Siwhari, Hifz al-Rahman, Qasas al-Quran, Vol 1, P: 131

8سورۃ الانبیاء، آیت: ۸۱

Surah Al-Anbiya, Ayah: 81

9سورۃ آل عمران، آیت : ۴۹

Surah Aal Imran, Ayah: 49

10سورۃ الانبیاء، آیت : ۷۹

Surah Al-Anbiya, Ayah: 79

11سورۃ البقرہ، آیت : ۲۰

Surah Al-Baqarah, Ayah: 20

12علی بن بلبان، امیر علاؤ الدین، الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ۱۹۸۷، ج ۸، ص ۸۵

Ali bin Balban, Amir Ala' al-Din, Al-Ihsan bi Tartib Sahih Ibn Hibban, Dar al-Kutub al-Ilmiyyah, Beirut, Lebanon, 1987, Vol 8, P: 85

13محمد عبدہ، تفسیر المنار، اصدر تھا لمنار، مصر، ۱۹۵۴ء، ج ۱، ص ۵۱۳

Muhammad Abduh, Tafsir al-Manar, Asdarat-ha al-Manar, Egypt, 1954 CE, Vol 1, P: 513

14رومی، مولانا جلال الدین، مثنوی مولوی معنوی، مطبع مجیدیہ، کانپور، ۱۳۱۲ھ، ص ۳۶

Rumi, Mawlana Jalal al-Din, Mathnawi Ma'nawi, Matba' Majidiyyah, Kanpur, 1312 AH, P:36

15امام غزالی، المنتقد من الضلال، اللجنۃ الردولیہ، بیروت، ۱۹۵۹ء، ج ۱، ص 44

Imam Ghazali, Al-Munqidh min al-Dalal, Al-Lajnah al-Dawliyyah, Beirut, 1959 CE, Vol 1, P: 44

16کاندھلوی، محمد ادریس، سیرت مصطفیٰ، فرید بک ڈپو، دہلی، ۱۹۹۹، ج ۳، ص 440

Kandhlawi, Muhammad Idris, Sirat Mustafa, Fareed Book Depot, Delhi, 1999, Vol 3, P: 440

17محمود احمد ظفر، معجزات نبوی، ص ۴۴

Mahmood Ahmad Zafar, Mu'jizat Nabawi, P: 44

18شبلی نعمانی، سیرۃ النبی ﷺ، قرآن محل، کراچی، ۱۹۴۷، ج ۳، ص ۳۰۶-۳۰۵

Shibli Nomani, Sirat al-Nabi ﷺ, Quran Mahal, Karachi, 1947, Vol 3, P: 305-306

19دہلوی، شاہ ولی اللہ سرور المحزون، مطبع مجتبائی، دہلی، ص 23

Dehlavi, Shah Waliullah, Sarur al-Mahzun, Matba' Mujtaba'i, Delhi, P: 23

20ایضا، ص ۱۸

Ibid, P:18

21دہلوی، شاہ ولی اللہ حجۃ اللہ البالغہ، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ج1ص ۵۱

Dehlavi, Shah Waliullah, Hujjat Allah al-Balighah, Qadimi Kutub Khana, Karachi, Vol 1, P: 51

22ایضا،ج1ص49

Ibid, Vol 1, P: 49

23ایضا،ا،ج1ص64

Ibid, Vol 1, P: 64

24دہلوی، شاہ ولی اللہ، تاویل الاحادیث، مطبع احمدی، دہلی، ص ۲۰

Dehlavi, Shah Waliullah, Ta'wil al-Ahadith, Matba' Ahmadi, Delhi, P: 20

25ایضا، ص ۷۳

Ibid, P: 73